کتاب و سُنّت ڈاٹ کام

www.kitabosunnat.com

جِنّات (جِنّ)

قُرآن کریم اور صحیح احادیث مُبارکہ کی روشنی میں

تالیف: عادِل سُہیل ظفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

:::::::جِنّات ،قُرآن کریم اور صحیح احادیث مُبارکہ کی روشنی میں:::::::

	موضوعات
1	::::: پیش لفظ ::::::
2	::::::جِنّات کی تخلیق ، مواد ، اور حِکمت ::::::
3	:::جِنّات بھی اِنسانوں کی طرح ہی اللہ کے دِین کی پیروی کرنے کے مُکلّف ہیں:::
4	::::::جِنّات کی اِقسام ::::::
5	::::::جِنّوں کے موجود رہنے والی جگہیں:::::::
6	::::::جِنّات کی دس عمومی صِفات :::::::
7	::::::جِنّات کو دُور رکھنے ، اور دُور کرنے کے چند طریقے :::::::

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

::::: پیش لفظ :::::::

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

بِسمِ اللَّه ،و السَّلامُ عَلیَ مَن اتَّبَعَ الھُدیٰ و سَلکَ عَلیَ مَسلکِ النَّبِیِّ الھُدیٰ مُحمدٍ صَلی اللہُ علیہِ وعَلیَ آلہِ وسلَّمَ ، و قَد خَابَ مَن یُشاقِقِ الرَّسُولَ بَعدَ أَن تَبیَّنَ لہُ الھُدیٰ ، و اتَّبَعَ ھَواہُ فقدوَقعَ فی ضَلالٍ بعیدٍ۔

میں شیطان مردُود (یعنی اللہ کی رحمت سے دُھتکارے ہوئے) کے ڈالے ہوئے جُنون،اور اُس کے دِیے ہوئے تکبر، اور اُس کے (خیالات وافکار پر مبنی) اَشعار سے، سب کچھ سننے والے، اور سب کچھ کا عِلم رکھنے والے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں،

شروع اللہ کے نام سے، اور سلامتی ہو اُس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی، اور ہدایت لانے والے نبی محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی راہ پر چلا، اور یقینا وہ شخص تباہ ہوا جس نے رسول کو الگ کیا، بعد اِس کے کہ اُس کے لیے ہدایت واضح کر دی گئی اور (لیکن اُس شخص نے) اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کی پس بہت دُور کی گمراہی میں جاپڑا۔

السلام علیکم ورحمۃُاللہ وبرکاتہُ،

اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ کی مخلوقات کے بارے میں اللہ ہی کے علاوہ کوئی بھی یقینی عِلم نہیں رکھتا کہ وہ کتنی ہیں؟ اور کیسی ہیں؟ اور کِس مخلوق کو اللہ نے کیا کیا صِفات یا قوات عطاء فرمائی ہیں؟

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے بارے میں جِس مخلوق کو جتنا چاہا اُتنا عِلم عطاء فرمایا، اور سب سے زیادہ یقینی اور سچا عِلم وہ ہے جو خود اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام پاک یعنی قران کریم میں نازل فرمایا گیا اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو عطاء فرمایا اور اُن صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک سے ادا کروایا،

اِنسانی تاریخ میں ہمیشہ سے ایک ایسی مخلوق کا ذِکر ملتا ہے جِس کے بارے میں دُرُست اور نا دُرُست دونوں کی قِسم کی بہت سی باتیں سُننے پڑھنے میں آتی ہیں، اِنسانی مُعاشرت میں سے کوئی مُعاشرہ ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں جِس میں قدیم ترین اوقات سے لے کر آج تک اُس مخلوق کے بارے میں باتیں نہ ہو رہی ہوں ، قدیم ترین عُلوم اور جدید ترین عُلوم دونوں میں ہی اُس مخلوق کے بارے میں باتیں اور تحقیقات جاری وساری چلتی آ رہی ہیں ،

اُس مخلوق کو ہم """جِنّ""" کے نام سے جانتے ہیں ،

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ """جِنّ"""اور """فرشتے""" کوئی مخلوق ہیں ہی نہیں ، جبکہ یہ خیال صریح کُفر ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بہت سے فرامین مُبارکہ کا،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی بہت سی صحیح ثابت شُدہ احادیث شریفہ کا اِنکار ہے ،

یہاں میں اُن لوگوں کے اِس باطل خیال کی تردید کرنے کے لیے بات نہیں کروں گا ، صرف اتنا کہوں گا کہ جِنّات کے بارے میں مختلف احوال و صِفات کی خبروں پر مشتمل آیات کریمہ اور صحیح ثابت شدہ احادیث شریفہ کی باطل تاویلات کرنے والے ، یا اُن کا اِنکار کرنے والے ، اُن کا تمسخر اُڑانے والے ، اُن احادیث شریفہ پر اپنی عقل کی خامی کی وجہ سے اعتراض کرنے والے غور کریں اور اُن احادیث شریفہ کو خِلاف قران کہنے والے بھی غور کریں کہ نہ تو اُن احادیث شریفہ میں کوئی خامی ہے اور نہ ہی وہ خِلاف قران ہیں بلکہ خود اُن لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ ﴿مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا::: اُن لوگوں کو اِس بات کا کوئی عِلم نہیں اور نہ ہی اُن کے باپ دادوں کو تھا ، یہ جو بات اِن کے منہوں سے نکلتی ہے بہت بڑی ہے کہ وہ صِرف جھوٹ ہی بولتے ہیں﴾ سُورت الکھف(18)/آیت 5،اور ،

﴿وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا::: اور اُن کے پاس اِس بات کا کوئی عِلم نہیں بلکہ وہ تو صِرف اپنے گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور بے شک گُمان حق سے غنی نہیں کر سکتا﴾ سُورت النجم(53)/آیت 28،اور ،

﴿بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ::: بلکہ ظُلم کرنے والوں نے بغیر عِلم کے اپنی خواہشات کی پیروی کی ، پس جسے اللہ ہی گمراہ کردے اُسے بھلا کون ہدایت دے سکتا اور ایسے لوگوں کے لیے کوئی بھی مددگار نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا﴾سُورت الروم(30)/آیت29،اور

﴿وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ:::اور اُن لوگوں نے جھوٹ بولے اور اپنی خواہشات کی پیروی کی ، اور ہر کام ایک کے لیے ایک مقرر کردہ ٹھکانا ہے﴾ سُورت القمر(54)/آیت3،اور اُن کا معاملہ یہ ہے کہ ،

﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ::: کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح نشانی پر قائم ہے اُس کے جیسا ہوتا ہے جس کے لیے اُس کے بُرے کام سجا سنوار دیے جاتے ہوں اور وہ لوگ (پھر صِرف) اپنی خواہشات کی ہی پیروی کرتے ہوں﴾ سُورت مُحمد(47)/آیت14،

اور جو لوگ اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ اور اُس کے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے فرامین سُن کر اُن کو نہیں مانتے ، اپنی عقل اور فلسفوں کے مُطابق اُن کو قُبول ورَد کرتے ہیں ، یا اُن کی باطل تاویلات کرتے ہیں اُن کا معاملہ اللہ پاک کے ہاں یہ ہے کہ ﴿فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ:::اور (اے محمد) اگر یہ لوگ آپ کی بات قُبول نہیں کرتے تو آپ جان رکھیے کہ یہ لوگ تو صِرف اُن کی اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اُس سے زیادہ گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا﴾سُورت القصص(28)/آیت50،

اِس وقت بات کرنے کا مقصد صِرف یہ ہے کہ ہم اللہ کی اِس مخلوق یعنی """جِنّات""" کے وجود اور اُن کو دِی گئی صِفات اور قوات کی سچی خبریں جان سکیں،

جیسا کہ پہلے کہا ہے کہ سب سے زیادہ سچی خبر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک کے ذریعے اپنے کلام پاک یعنی قران کریم کی صُورت میں بیان فرمائی اور جو اللہ نے اپنے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک سے قُران کریم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِلاوہ ادا کروائی، یعنی حدیث شریف،

لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کی اِس مخلوق کے بارے میں ملنے والی اُن خبروں کا مطالعہ کریں گے جو اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ کے کلام قران کریم میں اور اللہ کی وحی کے مُطابق اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شدہ احادیث شریفہ میں موجود ہیں اور بلا شک و شبہ حق ہیں، کِسی کی ذاتی عقل، سوچ، منطق یا فسلفے کی دُھندلاہٹ اِن خبروں کی حقانیت کی آب و تاب کو متاثر نہ کر سکی ہے اور نہ ہی اِن شاء اللہ کبھی کر سکے گی،

یاد رکھیے اور خُوب اچھی طرح سے یاد رکھیے کہ جِنّوں کا وجود اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ثابت شدہ ایک اٹل حقیقت ہے، اور اللہ جلّ و عزّ نے اپنی اِس مخلوق کی چند ایک صِفات اپنی کتاب قران حکیم میں ذِکر فرمائی ہیں اور پھر اپنی سُنّت شریفہ کے مُطابق اپنی اِس مخلوق کے بارے میں بہت سی تفصیلات اپنے رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم کی سُنّت مُبارکہ کے ذریعے بیان فرمائی ہیں، لہٰذا اِس مخلوق کے بارے میں کِسی خبر پر مشتمل کوئی بھی صحیح ثابت شدہ حدیث شریف کِسی بھی طور قران کریم کے خلاف نہیں، اور نہ ہی کوئی بھی اور صحیح ثابت شدہ حدیث شریف قران حکیم کے خلاف ہے، خِلاف صِرف اور صِرف اور سمجھنے والوں کی اپنی ذاتی سمجھ میں ہے، پس جِس کِسی کو کِسی صحیح ثابت شدہ حدیث کے سمجھنے میں کوئی اشکال پیش آتا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ایک مؤدب مُسلمان کی طرح قرانی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک طالب عِلم کی حیثیت سے اپنا اشکال پیش کرے نہ کہ حدیث شریف، روایانِ حدیث، ائمہ کرام، عُلما اور اُمت کے دیگر افراد کا مذاق اڑا کر اپنی آخرت کا خسارہ جمع کرے،

اللہ ہی ہے جو کِسی کو جِنّاتی اور اِنسانی شیاطین کے شر سے محفوظ رکھ سکتا ہے،

اِن شاء اللہ میں اِس مضمون میں جِنّات کی تخلیق، تخلیق کے مواد، تخلیق کی حِکمت، اُن کا شریعتِ الٰہی کی پابندی کے مُکلف ہونے، جِنّوں کی اِقسام، اُن کے موجود ہونے کے مُقامات کی نشاندہی، اور اُنہیں دی گئی صِفات اور قوتوں کو، اور اُنہیں اپنے گھروں اور اپنے آپ سے دُور رکھنے کے کچھ طریقوں کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی صحیح ثابت شدہ احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُبارکہ کی روشنی میں، لیکن مختصراً، اور درج ذیل عناوین کے تحت پیش کروں گا،

::::::جِنّات کی تخلیق، مواد، اور حِکمت::::::

::::::جِنّات بھی اِنسانوں کی طرح ہی اللہ کے دِین کی پیروی کرنے کے مکلّف ہیں::::::

::::::جِنّات کی اِقسام::::::

::::::جِنّوں کے موجود رہنے والی جگہیں::::::

::::::جِنّات کی دس عمومی صِفات::::::

::::::جِنّات کو دُور رکھنے، اور دُور کرنے کے چند طریقے::::::

::::::جِنّات کی تخلیق، مواد، اور حِکمت::::::

:::::(1)::::: اللہ تعالیٰ نے جِنّوں کو تخلیق فرمایا ہے، اور آگ کی لپیٹ، یعنی بھڑکتے ہوئے صاف بغیر دھویں کے اور سیاہی والے شعلے کے اوپر والے خارجی حصے سے تخلیق فرمایا ہے:::

﴿وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ:::اور اللہ نے جِنّوں کو آگ کے لپکتے ہوئے شعلے سے تخلیق فرمایا﴾ سُورت الرحمٰن(55)/آیت 15،

:::::(2)::::: ﴿وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ:::اور جِنّات کو ہم نے (اِنسانوں سے) پہلے ہی بغیر دھواں والی آگ سے تخلیق فرمایا﴾ سُورت الحِجر(15)/آیت 27،

اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿خُلِقَتِ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ:::فرشتوں کو روشنی سے تخلیق کیا گیا اور جِنّات کو آگ کے لپکتے ہوئے شعلے سے تخلیق کیا گیا، اور آدم کو اُس چیز میں سے بنایا گیا جِس کے بارے میں تُم لوگوں کو خبر دی جا چکی ہے﴾ صحیح مُسلم /حدیث 7687/کتاب الزُھد و الرقاق/باب 11،

یاد رہے کہ جِنّات کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے آگ کے شعلے سے فرمائی ہے لیکن تخلیق کے بعد وہ آگ کی طرح نہیں ہیں، جیسا کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق گیلی گُندھی ہوئی مٹی سے فرمائی لیکن تخلیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد نہ تو آدم علیہ السلام اور نہ ہی اُن کی اولاد اور نسل کے اجسام مٹی کے ہیں، لہٰذا جِنّات کی تخلیق کے مواد کے سبب اُن کے اجسام کے بارے میں کِسی دھوکے یا غلط فہمی کا شِکار نہ ہوا جائے۔

:::::(3):::::اللہ سُبحانہُ و تعالیٰ نے جِنّوں کو بھی اِسی لیے تخلیق فرمایا کہ وہ اللہ کی ہی عِبادت کریں ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ:::اور میں نے جِنّات اور اِنسانوں کو صِرف اس لیے تخلیق کیا کہ وہ میری عِبادت کریں﴾ سُورت الذاریات(51)/آیت 56،

:::::::جنّات بھی اِنسانوں کی طرح ہی اللہ کے دِین کی پیروی کرنے کے مکلّف ہیں:::::::

جِنّات کی طرف بھی اللہ کے رسولوں کے ذریعے اللہ کے دِین حق کی دعوت اور اللہ کے احکام و پیغام اِرسال کیے گئے پس وہ بھی اِنسانوں کی طرح ہی اللہ کے احکامات کے مُطابق عمل کرنے کے مُکلّف ہیں اور اپنے اعمال کے مُطابق ہی جزاء وسزا پائیں گے:::

﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ:::اے جِنّوں اور اِنسانوں کے گروہوں کیا تُم لوگوں کے پاس تُم لوگوں میں سے ہی (ہمارے) رسول نہیں آئے تھے جو تُم لوگوں کو میری آیات سناتے تھے اور تُم لوگوں کو تُمہارے آج کے اِس دن (قیامت) کی مُلاقات کے بارے میں ڈراتے تھے، وہ سب (جِنّات واِنسان) کہیں گے (جی بالکل ایسا ہی ہے) ہم اپنی جانوں کے بارے میں گواہی دیتے ہیں، اور اُنہیں دُنیا کی زندگی کے دھوکہ دیے رکھا اور (اب قیامت میں) انہوں نے اپنی جانوں کے بارے میں خود گواہی دی کہ وہ کافر تھے﴾ سُورت الانعام(6)/آیت 130،

﴿وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ:::اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک جان کو اُس کی ہدایت دے دیتے اور لیکن میری (یہ) بات پوری ہو کر رہے گی کہ میں ضرور جِنّوں اور اِنسانوں دونوں ہی سے جہنم کو بھروں گا﴾ سُورت السجدہ(32)/آیت 13،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ:::سوائے اُس کے جس پر آپ کے رب نے رحم کیا (باقی سب ہی مختلف راہوں پر چلنے والے ہیں) اور اِسی لیے اللہ نے اُنہیں تخلیق فرمایا، اور آپکے رب کی بات پوری ہو کر رہے گی (کہ) میں ضرور جِنّوں اور اِنسانوں دونوں ہی سے جہنم کو بھروں گا﴾سُورت ھُود(11)/آیت119،

﴿قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ:::اللہ نے شیطان سے کہا تُم اس (جنّت) میں سے ذلیل وخوار، ٹھکرایا ہوا ہو کر نکل جاؤ اُن میں سے جو کوئی بھی تُمہاری پیروی کرے گا تو میں ضرور تُم سب سے ہی جہنم کو بھروں گا﴾ سُورت الاعراف(7)/آیت18،

﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ:::(اللہ نے شیطان سے کہا) میں ضرور جہنم کو تُم سے اور اُن میں سے جو کوئی بھی تُمہاری پیروی کرے گا سب سے ہی بھروں گا﴾ سُورت ص(38)/آیت85،

::::::جِنّات کی اِقسام::::::

جِنّوں میں بھی اِنسانوں کی طرح قِسم قِسم کے جِنّات ہوتے ہیں، اِن میں اِیمان لانے والے بھی ہیں، اور کافر بھی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے تابع فرمان بھی ہیں اور نافرمان و فاسق بھی، اِن فاسقوں میں سب سے پہلا اور اُن سب کا سردار، اعلیٰ حضرت، ولی پیر و مُرشد، قبلہ و کعبہ، لیڈر، کمانڈر، ڈائریکٹر، اِبلیس، المعروف شیطان لعنۃ اللہ ہے، اور اِبلیس کے پیروکار شیاطین بھی ہیں،

جِنّات میں بہت بڑے بڑے طاقتور، مضبوط اور عظیم جسموں والے عفریت جِن بھی ہیں،

اِن سب اقسام کی خبریں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمائی ہیں،

:::::(1)::::: اِبلیس، جو شیطان کے نام سے معروف ہے بھی ایک جِن ہی ہے﴿ وَإِذْ قُلْنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ::: اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو اُنہوں نے سجدہ کیا، سوائے اِبلیس کے جو کہ جِنّات میں سے تھا، تو اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، تو کیا پھر بھی تُم لوگ اِبلیس اور اُس کی اولاد کو میرے عِلاوہ اپنے ولی اختیار کرتے ہو جب کہ وہ سب ہی تُم لوگوں کے دُشمن ہیں، ظلم کرنے والوں کے لیے بہت ہی بُرا بدلہ ہے﴾ سُورت الکھف (18)/آیت 50،

اور دیگر جِنّات کی طرح اسے بھی اللہ تعالیٰ نے آگ کے شعلے سے ہی تخلیق فرمایا، جِس کا اعتراف خود اُس نے اپنے اللہ کے سامنے کیا، اور اس اعتراف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذِکر فرمایا کہ کرتے ہوئے کہا ﴿قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ::: اِبلیس نے کہا (اے اللہ) میں آدم سے زیادہ بہتر ہوں کیونکہ تُو نے مجھے آگ سے تخلیق فرمایا اور آدم کو گُندھی ہوئی مٹی سے﴾ سُورت الاعراف (7)/آیت 12، اور سُورت ص/آیت 76،

::::: (2) ::::: جِنّات میں اِیمان والے بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مطیع اور تابع فرمان ہیں، اور اِسلام کے علاوہ دوسرے مُختلف ادیان اور مذاھب کو ماننے والے کافر بھی جو بلا شک و شبہ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کے نافرمان ہیں، اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے خواہ وہ اِنسانوں میں سے ہوں یا جِنّات میں سے ﴿وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَلِكَ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ::: اور بے شک ہم لوگوں میں سے نیک بھی ہیں اور اس کے عِلاوہ (یعنی بد اور برے) بھی، ہم بہت سے مختلف (دینی اور مذھبی) راستوں پر چلنے والے تھے﴾ سُورت الجن (72)/آیت 11،

﴿وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ::: اور یہ کہ "ہم میں سے کچھ تو مسلمان (یعنی اللہ کے اطاعت گذار) ہیں اور کچھ نافرمان ہیں، تو جنہوں نے اسلام (اللہ کی تابع فرمانی والا راستہ) اختیار کر لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے (اپنے لیے) نجات کی راہ ڈھونڈ لی O اور جو نافرمان ہیں تو وہ یقیناً جھنم کا ایندھن (بننے والے) ہیں﴾ سُورت الجِن (72)/آیات 14، 15،

اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک سے یہ خبر بھی کروائی ہے کہ اُن شیاطین جِنّات میں بعض تو بہت ہی زیادہ سرکش اور شریر بھی ہوتے ہیں،

﴿إذا كانَت أَوّلُ لَيلَةٍ مِن رَمضَانِ ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَردَةَ الجِنّ ، وَ غُلِّقت أَبوابُ النَّارِ ، فَلَم يُفتَحَ مِنهَا بابٌ وَ فُتِّحت أبوابُ الجَنَّةِ ، فَلَم يُغلَقُ مِنهَا بابٌ ، وَ نَادَى مُنَادٍ ، يَا باغِىَ الخَيرِ أقبل ، يَا باغِى الشَّرِّ أَقصِر ، وَ لِلَّهِ عُتَقَاءُ مِن النَّارِ ، وَ ذَلِکَ فِي كُلِّ لَيلَةٍ ::: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور انتہائی شریر اور سرکش جنّوں کو باندھ دِیا جاتا ہے، اور آگ (یعنی جہنم) کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اُن میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا (یعنی رمضان میں) اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر اُن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور آواز دینے والا آواز دیتا ہے (یعنی اللہ کی طرف سے کِسی فرشتے کے ذریعے آواز دی جاتی ہے) اے خیر کے چاہنے والے آگے بڑھ، اے شر کے چاہنے والے باز آ، اور اللہ ہر رات میں لوگوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے﴾ سُنن ابن ماجہ/کتاب الصیام/باب 2، سُنن الترمذی/کتاب الصوم/پہلا باب، اِمام الألبانی رحمہُ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح قرار دِیا۔

::::: (3) ::::: جِنّوں میں سے نیک اِیمان والے بھی نیک اِیمان والے اِنسانوں کی طرح جنّت میں داخل ہوں گے اور جنّت کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں گے،

::::: (4) ::::: شیاطین یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں علیہم السلام اور اللہ کے دِین کے دُشمن، اور گناہوں کی طرف لے جانے والے، جِنّات میں بھی ہیں اور اِنسانوں میں بھی،

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نِبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاء رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ::: اور اِس طرح ہم نے ہر ایک نبی کے لیے اِنسانوں اور جِنّوں کے شیاطین کو دُشمن بنایا، یہ شیاطین ایک دوسرے کی طرف وحی کرتے ہیں، باتوں کو دھوکہ دہی کے لیے خُوب سجاتے سنوارتے ہیں﴾ سُورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الانعام(6)/آیت 112،

:::::(5):::::جنّات میں بڑے بڑے طاقتور، مضبوط اور عظیم جسموں والے عفریت بھی ہیں ﴿قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ O قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ::: (سلیمان نے) کہا، اے دربار والو، کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اُن لوگوں کے میرے پاس مسلمان ہو آنے سے پہلے ہی (اُن کی) ملکہ کا عرش میرے پاس لے آئے O جِنّوں میں سے ایک قوی ہیکل جِنّ نے کہا، میں آپ کے آپ کی جگہ سے کھڑے ہونے سے پہلے ہی وہ عرش لے آؤں گا، میں یہ کام کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور میں امانت دار بھی ہوں ﴾ سُورت النمل(27)/آیات 38،39،

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک سے جِنّوں کی جسمانی ساخت کے اعتبار سے بھی اقسام کی خبر فرمائی ہے ﴿الْجِنُّ ثَلاثَةُ أَصْنَافٍ ، صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ ، وَ صِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلابٌ ، وَصِنْفٌ يَحِلُّونَ وَيَظْعَنُونَ:::جِنّوں کی تین اقسام ہیں ایک قِسم وہ ہے جِس کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اُڑتے ہیں ، اور ایک قِسم سانپوں اور کتوں کی صُورت میں ہے ، اور ایک قِسم وہ ہے جو کبھی کہیں قیام کرتے ہیں اور کبھی سفر (یعنی گھومتے پھرتے رہتے ہیں) ﴾ الاسماء و الصفات للبہیقی/ حدیث 795/کتاب بدء الخلق/باب 29،المستدرک الحاکم/حدیث 3702/ کتاب التفسیر/ تفسیر سورۃ الاحقاف،اِمام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے، صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ/حدیث 3114،

کتاب اللہ کی مذکورہ بالا آیات کریمہ میں بیان کی گئی جِنّوں کی اقسام اس حدیث شریف میں بیان کردہ جسمانی ساخت کی اقسام میں سے پہلے قِسم کے جِنّات کے بارے میں ہیں ، دوسری جسمانی ساخت رکھنے والے جِنّوں کے بارے میں ہمیں اور بہت سی صحیح ثابت شدہ احادیث مُبارکہ میں کافی خبریں میسر ہیں، اگر میں اُن سب کو یہاں لکھنے لگوں تو یہ مضمون ایک بہت بڑی کتاب بن جائے گا، لہذا اختصار کے مد نظر میں اُن احادیث شریفہ کو نقل نہیں کر رہا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیے اب اگلے موضوع کا مطالعہ کرتے ہیں،

:::::::جِنّوں کے موجود رہنے والی جگہیں:::::::

جِنّات اِنسانوں کی رہائش گاہوں، قبرستانوں، ویران جگہوں، بازاروں، اونٹوں کی رات گذارنے والے جگہوں، گندگی والی جگہوں، وغیرہ میں رہتے ہیں،

ان سب مُقامات میں جِنّات کے رہائش پذیر ہونے کی خبریں ہمیں اللہ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک سے کروائی ہیں، ملاحظہ فرمایے:::

::::::: (1) ::::::: ﴿ إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلاَثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلاَّ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ ::: بے شک ان گھروں میں آتے جاتے رہنے والے جِنّات ہوتے ہیں لہٰذا اگر تُم لوگ (ایسی) کِسی چیز کو دیکھو تو اُسے تین دفعہ نکل جانے کا کہو، اگر وہ چلا جائے تو معاملہ ختم، اور اگر نہ جائے تو اُسے قتل کر دو کیونکہ وہ کافر ہے ﴾ صحیح مُسلم/ حدیث 5977/کتاب السلام/باب 37،

::::::: (2) ::::::: ﴿ لاَ تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِى تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ::: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ (کہ اُن میں قُران نہ پڑھا جائے) بے شک شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے جِس میں سورت بقرہ پڑھی جاتی ہے ﴾ صحیح مُسلم/ حدیث 1860/کتاب صلاۃ المُسافرین/باب 29،

::::::: (3) ::::::: ﴿ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ، وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ، فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ :::جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذِکر کرتا ہے اور اپنے کھانے کے وقت اللہ کا ذِکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے، تُم لوگوں کے لیے یہاں رات گذارنے کی کوئی جگہ نہیں اور نہ ہی تُم لوگوں کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں رات کا کھانا میسر ہے ، اور اگر کوئی شخص (اپنے گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ کا ذِکر نہ کرے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے تُم لوگوں نے (یہاں) رات گذارنے کی جگہ پالی ، اور اگر کھانے کے وقت اللہ کا ذِکر نہ کیا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے تُم لوگوں نے (یہاں) رات گذارنے کی جگہ بھی پالی اور رات کا کھانا بھی ﴾ صحیح مُسلم/حدیث5381/کتاب الأشربہ/باب13،

:::::: (4) ::::::: ﴿ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ ::: اگر تُم سے ہو سکے تو بازار میں داخل ہونے والے پہلے شخص مت بنو اور نہ ہی بازار سے نکلنے والے آخری شخص کیونکہ بازار شیطان کی معرکہ آرائی کی جگہ ہوتا ہے اور وہاں شیطان اپنا جھنڈا لگائے رکھتا ہے (پس دیگر شیاطن بھی اس کی طرف جمع ہوتے رہتے ہیں) ﴾ یہ الفاظ صحیح مُسلم حدیث4489/کتاب فضائل الصحابہ /باب16، میں سلمان الفارسی رضی اللہ عنہُ کے الفاظ کے طور پر بھی مروی ہیں ، اور معجم الکبیر للطبرانی/حدیث6131/باب السین/ سہیل بن حنظلہ ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے الفاظ کے طور پر بھی ، لیکن معجم والی روایت کی سند میں کچھ کمزوری ہے (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ/حدیث7073)،

پس صحیح مُسلم والی روایت کو موقوف فی حکم المرفوع سمجھا جائے گا ، (اس کی وضاحت """ مساجد کی آرائش """ کے موضوع پر بات چیت میں کر چکا ہوں)

:::::: (5) ::::::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ﴿ إِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلاَّ مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ::: اگر تُم لوگوں کو (نماز پڑھنے کے لیے) بکریوں کے باڑے اور اُونٹوں کے ٹھکانے کے عِلاوہ کوئی اور جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے ٹھکانے میں نماز مت پڑھو ﴾ سُنن ابن ماجہ/حدیث817/کتاب المساجد والجماعات/باب12، اِمام الالبانی نے صحیح قرار دیا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اِس ممانعت کا سبب بھی بیان فرمایا کہ ﴿لاَ تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ :::اونٹوں کے ٹھکانوں میں نماز مت پڑھو کیونکہ وہ شیاطین (کی آماجگاہوں) میں سے ہیں﴾ سُنن ابو داؤد/حدیث 184/کتاب الطھارۃ/باب 72، اِمام الالبانی نے صحیح قرار دیا ہے،

::::::: (6) ::::::: ﴿ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلاَءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ:::بے شک رفع حاجت کی جگہیں جِنّات کے حاضر ہونے (آنے جانے اور رہنے) کی جگہیں ہیں، لہذا جب تُم میں سے کوئی ایسی کسی جگہ میں جائے تو (داخل ہونے، یا اپنا لباس اتارنے یا اٹھانے سے پہلے) کہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیاطین جِنّوں کے مذکر اور مؤنث ﴾ سُنن ابو داؤد/حدیث 6/کتاب الطھارۃ/باب 3، سُنن ابن ماجہ/حدیث 312/کتاب الطھارۃ و سننھا/باب 6، صحیح ابن حبان/حدیث 1406/کتاب الطھارۃ /آخری باب، حدیث کی دیگر کتب میں بھی یہ حدیث شریف مروی ہے، امام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

خیال رہے کہ جن جگہوں کے بارے میں یہ مذکورہ بالا صحیح ثابت شدہ خبریں میسر ہیں، جِنّات صِرف انہی جگہوں تک محدود نہیں ہوتے، بلکہ صدیوں سے اِنسانی تجربے اور مشاھدے کے مُطابق اُن کا وجود تقریباً ہر جگہ ہی محسوس ہوتا چلا آ رہا ہے، اللہ ہم سب کو، ہر ایک مُسلمان کو ہر شیطان سے اور اس کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

::::: مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں درج ذیل فوائد و مسائل بھی ملتے ہیں:::::

:::(1)::: شیاطین اِنسانوں کے گھروں میں موجود ہوتے ہیں،

:::(2)::: قبرستان میں قران پڑھنا جائز نہیں،

:::(3)::: جس گھر میں قران نہ پڑھا جائے وہ گھر والوں کے دِلوں کی اِیمانی حالت کے مُطابق قبرستان کی مانند ہوتا ہے کہ وہاں رہنے والوں کے دِل اِیمانی لحاظ سے مردہ ہو چکے ہوتے ہیں،

:::(4)::: جس گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو شیاطین اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے اور اگر پہلے سے ہوں تو بھاگ جاتے ہیں، باذن اللہ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

:::(5):::جِنات، کھاتے پیتے بھی ہیں،

:::(6):::جِنّات میں مذکر اور مؤنث دونوں ہی ہوتے ہیں۔

:::::::جِنّات کی دس عمومی صِفات:::::::

:::::::(1):::::::جِنّات اِنسانوں کو گمراہ کرتے ہیں،

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ:::اور قیامت والے دِن اللہ اُن سب کو دھکیل کر جمع کرے گا (اور فرمائے گا) اے جِنّوں کے گروہ تُم نے اِنسانوں کو بہت بڑی تعداد میں اور خُوب گمراہ کیے رکھا﴾سُورت الانعام(6)/آیت128،

:::::(2):::::جِنّات آسمانوں تک جانے اور فرشتوں کی باتیں سننے کی قوت رکھتے ہیں،

﴿وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا Oوَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَداً:::اور ہم نے آسمانوں کو جاچھوا تواُسے بہت مضبوط چوکیداروں اور انگاروں سے بھرا ہوا پایاOاور (اس سے) پہلے ہم (فرشتوں کی) بات سننے کے لیے آسمانوں میں بیٹھنے کی جگہ پا کر بیٹھ لیتے تھے (لیکن)اب جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے لیے تاک لگائے ہوئے انگارہ پاتا ہے﴾سُورت الجن(72)/آیات8،9،

﴿إِنَّ المَلاَئِكَةَ تَنْزِلُ فِي العَنَانِ: وَهُوَ السَّحَابُ، فَتَذْكُرُ الأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ، فَتُوحِيهِ إِلَى الكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ:::بے شک فرشتے عَنان میں اترتے ہیں، اور عِنان ایک بادل ہے اور کِسی ایسے کام کا ذِکر کرتے ہیں جس کے بارے میں آسمان پر (یعنی اللہ کی طرف سے، اللہ کے دربار میں) فیصلہ صادر ہو چکا ہوتا ہے، تو شیاطین ان کے بات چوری سے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور (اگر) کچھ سن پاتے ہیں تو نجومیوں، مستقبل کا حال بتانے کے دعوی داروں وغیرہ کی طرف وہ بات وحی کرتے ہیں اور اُس بات کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ شامل کرتے ہیں﴾ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البُخاری/حدیث3210/کتاب بدء الخلق /باب6،

:::::(3):::::جِنّوں کے جسمانی أعضاء مثلاً دل آنکھ کان وغیرہ بھی اِنسانوں والے ہوتے ہیں،

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ:::اور ہم نے جہنم کے لیے اِنسانوں اور جِنّوں میں سے بہت سے لوگ تخلیق کیے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جِن کے دِل تو ہیں (لیکن) اُن دِلوں سے وہ سمجھتے نہیں، اُن کی آنکھیں تو ہیں (لیکن) اُن آنکھوں سے وہ دیکھتے نہیں، اُن کے کان تو ہیں (لیکن) اُن کانوں سے وہ سنتے نہیں، وہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، وہ لوگ ہی غفلت کا شِکار ہیں﴾ سُورت الاعراف(7)/آیت179،

:::::(4):::::جِنّات اِنسانوں کی طرح کھاتے پیتے بھی ہیں،

مذکورہ بالا آیت مُبارکہ کی موافقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی علیہ و علی آلہ وسلم کی زُبان مُبارک سے یہ خبر بھی ادا کروئی کہ کھاتے پیتے بھی ہیں ﴿لاَ يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلاَ يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا:::تُم لوگوں میں سے کوئی بھی اپنے اُلٹے (بائیں) ہاتھ سے مت کھائے پیئے کیونکہ شیطان اپنے اُلٹے (بائیں) ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے﴾ صحیح مسلم/حدیث5386/کتاب الاشربہ/باب13،

:::::::::: عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہُ کا کہنا ہے کہ (مکی دور میں) ایک رات ہم لوگ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے پاس تھے، رات کو ہم نے انہیں اپنے پاس نہ پایا تو ہم اندیشہ ہوا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر کسی (دُشمن) کا کوئی لوگ داؤنہ چل گیا ہو، پس ہم انہیں ڈھونڈنے نکلے اور وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا (لیکن تلاش نہ کر پائے) تو ہم نے رات ایسی حالت میں گذاری کی اس بری حالت میں کِسی نہ گذاری ہو گی،

جب صُبحُ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم حِراء کی طرف سے تشریف لے آئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہم نے اپنی پریشانی کی ساری حالت بیان کی تو انہوں نے فرمایا ،
﴿ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ ::: تُم میرے پاس جِنّات میں سے ایک دعوت دینے والا آیا تھا تو میں اُس کے ساتھ گیا تھا اور جِنّات کو قران پڑھ کر سنایا ﴾
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم ہم سب اُس جگہ لے گئے اور وہاں جِنّات کے اور اُن کے پڑاؤ کی آگ کے اثرات دِکھائے ،
(اور ہمیں بتایا کہ)جِنّات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے اُن جِنّات نے اپنے لیے کھانے کے بارے میں سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعَرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ ::: ہر وہ ایسی ہڈی جو تمہیں لوگوں کو ملے ،اور جِس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو (یعنی حلال شدہ جانور کی ہو) اور ہر ایک خُشک گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہے ﴾
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے (ہمیں مخاطب فرما کر)اِرشاد فرمایا ﴿ فَلاَ تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ ::: (اللہ کا نام لے کر ذبح کیے گئے جانوروں کی) ہڈیوں کو اِستنجاء کے لیے اِستعمال مت کرنا کیونکہ وہ ہڈیاں تُمہارے (مُسلمان جِنّ) بھائیوں کی خوراک ہیں ﴾ صحیح مسلم/حدیث1035/کتاب الصلاۃ/باب33،
اور صحیح بخاری میں ابو ھُریرہ رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ """"" ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ﴿ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلاَ تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلاَ بِرَوْثَةٍ ::: (میرے لیے (کچھ) پتھر لاؤ تا کہ میں اِستنجاء کر سکوں ،اور میرے پاس کوئی ہڈی یا خشک گوبر نہ لانا ﴾،
میں اپنی قمیص کے پلو میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے لیے پتھر لایا، اُن کی خدمت میں پیش کر کے ایک طرف دُور ہو گیا، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم (رفع حاجت سے) فارغ ہو گئے، تو میں (اُن کی طرف) چلا، اور (اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کی کہ، مَا بَالُ الْعَظْمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالرَّوْثَةِ؟:::ہڈیوں اور خُشک گوبر کا کیا معاملہ ہے ؟،

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ، فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لاَ يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلاَ بِرَوْثَةٍ إِلاَّ وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا::: وہ دونوں (چیزیں یعنی اللہ کا نام لے کر ذبح کیے گئے جانوروں کی ہڈیاں اور خُشک گوبر، مُسلمان) جِنّوں کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین (کے) جِنّوں کا ایک گروہ آیا تھا، اور وہ بہت اچھے جِنّ ہیں، اُنھوں نے مجھ سے خوراک کا سوال کیا، تو میں نے اللہ سے اُن لوگوں کے لیے دُعاء کی کہ (کِسی حلال شُدہ جانور کی) کوئی بھی ہڈی، اور کوئی بھی خُشک گوبر (کا ٹکڑا) ایسا نہ ہو جِسکے پاس سے یہ گُذریں اور اُس پر اِن لوگوں کو کھانا نہ ملے ﴾ صحیح بخاری/حدیث 3160، کتاب مناقب الأنصار/باب 32 ذِكْرُ الْجِنِّ،

اِس کے علاوہ ::::::: جِنّوں کے موجود رہنے والی جگہیں ::::::: میں بیان کی گئی دُوسری حدیث شریف اور """کھڑے ہو کر کُچھ پینے اور کھانے کا شرعی حکم اور اس کی حِکمت ::: http://bit.ly/1XjDFf8 """ میں مذکور حدیث شریف بھی اس معاملے کی دلیل ہیں۔

خیال رہے کہ اِنسانوں کے کھانے پینے میں شامل ہونے والے جِنّات شیاطین ہوتے ہیں، جس کی وضاحت مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں سے ::::::: جِنّوں کے موجود رہنے والی جگہیں ::::::: میں ذِکر کردہ تیسری حدیث پاک میں کی گئی ہے، اور اِیمان والے مُسلمان جِنّات کے لیے اللہ کی طرف سے حلال جانوروں کی ہڈیاں خوراک مقرر کی گئی ہیں، پس وہ اِنہی تک محدود رہتے ہیں،

::::: (5) ::::: اِنسانوں کی طرح جنسی تعلق کے ذریعے ہی جِنّوں کی نسل چلتی ہے اور وہ صاحبِ اولاد ہوتے ہیں، ﴿ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا:::اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو اُنھوں نے سجدہ کیا، سوائے اِبلیس کے جو کہ جِنّات میں سے تھا، تو اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، تو کیا پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی تُم لوگ اِبلیس اور اُس کی اولاد کو میرے عِلاوہ اپنے ولی اختیار کرتے ہو جب کہ وہ سب ہی تُم لوگوں کے دُشمن ہیں، ظلم کرنے والوں کے لیے بہت ہی بُرا بدلہ ہے ﴾سُورت الکھف (18)/آیت 50،

﴿ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ:::(جَنّت کی) اِن (نعمتوں) میں نیچی نگاہوں والی عورتیں ہوں گی جنہیں (ان جنتیوں) سے پہلے کِسی اِنسان نے اور نہ ہی کِسی جِن نے چُھوا ہو گا ﴾سُورت الرحمٰن (55)/آیت 56،

::::: (6) ::::: جِنّات اور شیاطین مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں ﴿ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ::: اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو سجا سنوار کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تُم پر غالب نہیں ہو سکتا اور میں تُم لوگ کے ساتھ ہی ساتھ ہوں، (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہوئیں تو وہ اپنی ایڑھیوں کے بل واپس بھاگ لیا اور کہنے لگا میرا تُم لوگوں سے کوئی تعلق نہیں، میں تو وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تُم لوگ نہیں دیکھ رہے، اور بے شک مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے ﴾سُورت الانفال (8)/آیت 48،

اس آیت مُبارکہ کے نزول کے سبب کی خبروں میں اِمام ابن کثیر رحمہُ اللہ نے اپنی معروف تفسیر میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہُ سے یہ روایت کیا ہے کہ، معرکہ ء بدر والے دِن ابلیس سراقہ بن مالک بن الجعشم کی شکل میں اپنی فوج لے کر آیا اور کافروں سے وعدہ کیا کہ وہ اُن کے ساتھ ہے اور آج اُن کی ہی فتح ہو گی،

اِسی طرح ابوہُریرہ رضی اللہ عنہُ کے واقعہ میں بھی ہے، اِس کا ذِکر اِن شاء اللہ ابھی کیا جائے گا،

::::: (7) ::::: جِنّات اِنسانوں کے دماغوں کو قابو کرنے اور اُن کے جِسموں میں داخل ہو سکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں:::::

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزّ و جلّ کا فرمان ہے کہ ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ::: جو لوگ سُود کھاتے ہیں اُن کی حالت بالکل اُس کی طرح ہوتی ہے جیسے شیطان نے لپٹ کر باؤلا کر دِیا ہو﴾ سُورت البقرہ(2)/آیت 275،

﴿لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا O وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا Oيَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا O أُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا::: (شیطان) جس پر اللہ کی لعنت ہے اور (اُس) شیطان نے کہا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا O اور میں ضرور انہیں گُمراہ کروں گا، اور میں ضرور انہیں آرزوئیں اور اُمیدیں دیتا رہوں گا،اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا اور (پھر) وہ میرے (ہی) حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا اور (پھر) وہ میرے (ہی) حکم سے اللہ کی بنائی ہوئی صُورتوں میں تبدیلیاں کیا کریں گے،اور جِس کِسی نے بھی اللہ کی بجائے اس شیطان اپنا ولی و سرپرست بنالیا وہ کُھلے واضح نقصان میں پڑ گیاO شیطان اُن لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور انہیں (جُھوٹی) اُمیدیں دیتا ہے، اور شیطان اُن لوگوں سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ سب کا سب سوائے دھوکے کے اور کچھ نہیںO اُن سب (یعنی شیاطین اور ان کی باتیں ماننے والوں) کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ لوگ جہنم سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہ پا سکیں گے﴾ سُورت النِساءَ(4)/آیات 118،تا،121،

اپنے موضوع کے مُطابق بات آگے بڑھانے سے پہلے میں اس مقام پر قارئین کرام کی توجہ سورت النساء کی ان مذکورہ بالا دو آیات مُبارکہ کی طرف اس زاویہءِ فِکر سے بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اللہ کی تخلیق میں ایسی تبدیلی جس کی اجازت اللہ یا اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی طرف سے میسر نہ ہو شیطانی وحی کا نتیجہ ہوتی ہے، پس جو لوگ مَردوں کی داڑھیاں مونڈھنے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراشنے وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہیں اور جو یہ کام کرتے اور کرواتے ہیں وہ اسی وحی پر عمل پیرا ہوتے ہیں خواہ دانستہ ہوں یا نا دانستگی میں اس کا شِکار ہوں، اسی طرح بہت سے معاملات خواتین کی جسمانی تخلیق میں تبدیلی سے متعلق ہیں، جن پر عمل اور جنہیں جائز کہنا شیطانی وحی کی پیروی کاری ہے اور وہ کام کروانے والے اور کرنے والے سب کے سب اللہ کے ان فرامین کی روشنی میں جہنم کے مستحق ہیں، سوائے ایسے لوگوں کے جو مرنے سے پہلے سچی توبہ کر لیں اور اپنے گناہوں کے اثرات کے خاتمے کی کوشش کرتے رہیں،

اپنے موضوع کی طرف واپس آتے ہوئے کہتا ہوں، کہ، شیاطین جِنّات اِنسانوں کے دِلوں اور دِماغوں میں وساوس ڈالنے کے لیے صِرف دُور سے ہی کام نہیں کرتے بلکہ اُن کے جِسموں میں بھی داخل ہو جاتے ہیں، ان مذکورہ بالا آیات کریمہ میں دی گئی خبروں کی تفصیل، شیاطن جِنّات کے اِنسانوں کے افکار اور اعمال پر قابو پانے کی کیفیات کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت سے دیگر احکامات اور فرامین کی تفصیل اور شرح کی طرح اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سُنّت مُبارکہ کے ذریعے ہمیں عطاء فرمائی، شیاطین جِنّات کے اِنسانوں پر فِکری اور جسمانی طور پر قابو پانے کے بارے میں اِنسانی تاریخ سچے واقعات سے بھری پڑی ہے اور ایسی بہت سی احادیث مُبارکہ ہیں، جن میں اس عمل کا ثبوت ہے اور اس کی کیفیت کا اظہار بھی، اختصار کے پیش نظر میں اُن میں سے ایک دو کا ہی ذِکر کروں گا،

::::::: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا اِرشاد پاک ہے ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِى مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ ::: بے شک شیطان اِنسان کے اندر اُس کے خون کے راستوں میں چلتا ہے﴾ صحیح البُخاری/حدیث 7171/کتاب الاحکام/باب 21، صحیح مُسلم/حدیث 5807/کتاب السلام/باب 9،

::::::: عُثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہُ کا کہنا ہے کہ """ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اپنے سفیر کے طور پر طائف ارسال کیا تو مجھے یہ شکایات ہونے لگی کہ میری نمازوں میں کچھ میرے سامنے آتا اور مجھے یہ یاد نہ رہتا کہ میں نے کتنی اور کیا نماز پڑھی ہے """، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف بیان کی، انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے اپنے قریب ہونے کا حکم دیا، میں اُن کے سامنے اپنے دونوں پیروں کے پنجوں کے بل بیٹھ گیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ مُبارک سے میرے سینے پر ایک ضرب لگائی اور میرے منہُ میں پھونکا اور اِرشاد فرمایا ﴿أُخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ:::نکل جاؤ اے اللہ کے دُشمن﴾ سُنن ابن ماجہ/حدیث 3677/کتاب الطب/آخری باب،اِمام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دیا،(میں نے یہ روایت کچھ اختصار کے ساتھ ذِکر کی ہے)،

اور کچھ دیگر کتب میں صحیح اسناد کے ساتھ یہ الفاظ مذکور ہیں کہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے تین دفعہ اِرشاد فرمایا﴿ يَا شَيطَان أُخرُج مِن صَدرِ عُثمان:::اے شیطان، عُثمان کے سینے میں سے نکل جاؤ﴾ سلسلہ الاحادیث الصحیحہ/حدیث 2918،

::::::: یعلی بن مُرۃ رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم کے سامنے ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی اور عرض کیا""" اے اللہ کے رسول اس بچے کو کِسی مُصیبت نے پکڑ رکھا ہے جو دِن میں کتنی ہی دفعہ آتی ہے اور اس کی وجہ سے ہم مُصیبت میں رہتے ہیں """ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اُس بچے کو اپنے قریب کروا کر اُس کے منہُ میں پھونکا اور اِرشاد فرمایا﴿أُخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ:::نکل جاؤ اے اللہ کے دُشمن (اور جان لو کہ یہ حکم دینے والا) میں اللہ کا رسول ہوں﴾ یہ مذکورہ متن مُسند احمد/حدیث يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ کی روایات کے مجموعے میں سے ماخوذ ہے،السلسلہ الصحیحہ/حدیث 485،

:::::(8)::::: عام معمولات میں جِنّات ہمیں دیکھتے ہیں لیکن ہم اُنہیں نہیں دیکھ پاتے:::::

یعنی جِنّات اِنسانی بصارت کی زد میں نہ آنے کی صِفت بھی رکھتے ہیں، اِس کی خبر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمائی ہے ﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ::: بے شک شیطان اور اُس کے قبیلے والے (ساتھی) تُم لوگوں کو وہاں سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تُم لوگ اُنہیں نہیں دیکھ سکتے، بے شک ہم نے شیاطین کو اُن لوگوں کا ولی بنا دِیا ہے جو (ہماری اور ہمارے نبی کی باتوں پر) اِیمان نہیں لاتے﴾ سُورت الاعراف (7)/آیت 27،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

:::::(9)::::: جِنّات میں سے جِس کے بارے میں اللہ کی مشیئت میں ہو تو وہ اِنسان کے قابو میں بھی آ جاتا ہے اور اُس کا مددگار بن جاتا ہے، نیکی میں مددگار بنے یا بدی میں یہ الگ معاملہ ہے لیکن تسخیرِ جن یعنی جِن قابو کرنا ایک حقیقت ہے، اُس کا طریقہ کفر پر مبنی کوئی یا کچھ کام ہوں، یا اِیمان کی قوت سے کِسی جِن کو مسخر کیا جائے، دونوں ہی طرح سے یہ ہوتا ہے کہ اِنسان کِسی جِن کو یا کچھ جِنّات کو قابو کر لیتے ہیں،

ایک راستہ دِین، اور آخرت کی تباہی والا ہے، اور دُوسرا راستہ خیر و بھلائی والا،

جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہُ کے ساتھ پیش آنے والے اِس واقعہ میں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے انہیں کھانے کے کچھ سامان، کچھ کھجوروں کی حفاظت پر مامور فرمایا، تو انہوں نے رات میں ایک شخص اُس کھانے کے سامان میں کچھ چرانے کی کوشش کرتا ہوا پایا، اُسے پکڑ لیا، اور کہا کہ میں ضرور تمہیں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کروں گا، تو وہ منتیں کرنے لگا کہ میں بہت ضرورت مند ہوں اور میرے اھل وعیال بھی ہیں،

ابوہریرہ رضی اللہ عنہُ نے اُس پر رحم کرتے ہوئے اُسے جانے دِیا، جب صُبحُ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا ﴿ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ ::: ابوہُریرہ، سابقہ رات میں تمہارے پکڑے ہوئے شخص نے کیا کیا ﴾،

تو ابوہریرہ نے واقعہ عرض کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ ::: اُس نے تو تم سے جھوٹ کہا ہے، اور پھر واپس آئے گا ﴾،

اگلی رات پھر وہی کچھ ہوا، اور اُس شخص نے ابوہُریرہ رضی اللہ عنہُ سے بھی کہا کہ وہ اب دوبارہ نہیں آئے گا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہُ نے پھر اس پر رحم کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دِیا،

صُبحُ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا ﴿ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ ::: ابوہُریرہ، تمہارے پکڑے ہوئے شخص نے کیا کیا ﴾،

تو ابوہریرہ نے واقعہ عرض کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا ﴿ أَمَا إِنَّهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ:::اُس نے تو تم سے جھوٹ کہا ہے، اور پھر واپس آئے گا﴾،

اگلی رات وہ شخص پھر آیا، اور ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہُ نے اُسے پھر پکڑ لیا، اور کہا کہ تم کہتے تو ہو کہ واپس نہیں آؤ گے اور واپس آ جاتے ہیں، یہ تیسری اور آخری دفعہ ہے، اب میں تمہیں ضرور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کروں گا،

تو اُس شخص نے کہا، مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسی بات سِکھاتا ہوں جو تمہیں بہت فائدہ دے گی، اور وہ یہ کہ جب تم رات کو سونے کے لیے اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ آخر تک پڑھا کرو، تو صُبح تک تمہارے لیے اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا،

ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہُ نے اُسے پھر چھوڑ دیا،

صُبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا ﴿ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ:::سابقہ رات میں تمہارے پکڑے ہوئے شخص نے کیا کیا﴾،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہُ نے عرض کی "یا رسول اللہ اُس کا خیال ہے کہ اُس نے مجھے ایسی بات سِکھائی ہے جس کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ دے گا"،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ (وہ کونسی بات ہے)،

ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہُ نے بتایا تو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا﴿ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ:::وہ ہے تو انتہاء درجے کا جھوٹا، لیکن تمہیں (یہ) بات سچی بتا گیا ہے، ابو ہُریرہ، کیا تم جانتے ہو کہ تم تین راتوں سے کس کے ساتھ بات کر رہے تھے﴾،

ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہُ نے عرض کی "جی نہیں"،

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا﴿ ذَاكَ شَيْطَانٌ:::وہ شیطان تھا﴾ صحیح بخاری/حدیث 2311/کتاب الوکالہ/باب 10،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِس حدیث شریف سے ہمیں یہ پتہ چلا کہ اِیمان کی قوت کے سامنے جنّات کی قوت کچھ کام نہیں آتی، اور مضبوط اِیمان والا جنّات کو پکڑ کر قیدی بنا سکتا ہے،
اور یہ بھی پتہ چلا کہ جہاں آیت الکرسی پڑھی جاتی ہو وہاں اللہ کی طرف سے محافظ مقرر ہوتا ہے، اور شیاطین وہاں نہیں آ پاتے،

:::::(10)::::: جِنّوں پر بھی اِنسانوں اور دیگر مخلوقات کی طرح موت وارد ہوتی ہے اور وہ مرتے ہیں ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ::: جو کوئی بھی اِس (زمین) پر ہے وہ فنا ہونے والا ہے ○ اور (صِرف) آپ کے بزرگی والے اور بڑائی والے رب کا چہرہ باقی رہنے والا ہے﴾ سُورت الرحمٰن (55)/آیات 26،27،

اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کی زُبان پاک سے اِرشاد کروایا ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِى لاَ يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ::: اے اللہ میں تیری عِزت کے ذریعے تیری پناہ طلب کرتا ہوں (اس بات سے) کہ تُو مجھے بھٹکا دے، تیرے عِلاوہ کوئی سچا اور حقیقی معبود نہیں، تُو ہی وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا اور جن اور اِنسان سب ہی مر جائیں گے﴾ صحیح مُسلم/حدیث 7074/کتاب الذِکر والدُعاء والتوبہ/باب 18، صحیح البُخاری/حدیث 7383/کتاب التوحید/باب 7،

اِن مذکورہ بالا آیت مُبارکہ، خاص طور پر رقم 6 اور 7 میں مذکورہ آیات کریمہ کی روشنی میں جِنّوں کے مختلف احوال و صِفات اور اُن کے مختلف شکلوں میں ظاہر ہو کر، یا اِنسانوں کے دماغوں پر غالب ہو کر، یا اِنسانوں کے جِسموں میں داخل ہو کر اِنسانوں کو تنگ کرنے یا تنگ کرنے کی کوششوں کی خبروں پر مشتمل صحیح ثابت شدہ احادیث شریفہ پر اعتراض کرنے والے، اُن احادیث مُبارکہ کا مذاق اُڑانے والے غور کریں کہ قابل اعتراض اور قابل تمسخر اُن کی عقلیں، سوچیں، فِکریں، اور فسلفے ہیں یا صحیح ثابت شدہ احادیث، خِلاف قران اُن کے دماغوں کی پروردہ قران فہمی ہے یا صحیح ثابت شدہ احادیث، ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ،

:::::: جِنّات کو دُور رکھنے، اور دُور کرنے کے چند طریقے :::::::

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک فائدے کے طور پر وہ طریقے بھی بیان کرتا چلوں جو ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم نے بتائے ہیں جن کے ذریعے ہم اِن شاء اللہ اپنے گھروں اور رہنے کی جگہوں میں سے شیاطین جنّات اور مسلمان جِنّات دونوں ہی قِسم کے جِنّوں دُور رکھ سکتے ہیں ، اور اگر پہلے سے موجود ہوں تو انہیں نکال سکتے ہیں ،

::: (1) ::: سورت البقرہ کی تلاوت ،

::: (2) ::: گھر میں داخل ہوتے ہوئے بِسمِ اللہ کہنا ،

::: (3) ::: کچھ بھی کھانے یا پینے سے پہلے بِسمِ اللہ کہنا ،

""" جِنّوں کے موجود رہنے والی جگہیں """ میں اِن مذکورہ بالا تینوں کاموں کے دلائل مذکور ہیں ،

::: (4) ::: آیت الکرسی پڑھنا ،

اِس کی دلیل بھی """جِنّات کی دس عمومی صِفات """ میں سے نویں صِفت میں ذِکر کی جا چکی ہے ،

::: (5) ::: گھر میں ذی روح چیزوں کی تصاویر نہ رکھنا ، سوائے ایسی تصاویر کے جِن کا رکھنا مجبوری ہو ، جیسا کہ شناختی کارڈ ، ڈرائیونگ لائسنس ، پاسپورٹ ، یا دیگر دستاویز جن پر تصویر لگائی گئی ہوتی ہے ،

::: (6) ::: گھر میں کتا نہ رکھنا ،

مذکورہ بالا دونوں کاموں کی دلیل اُس واقعے میں ہے جِس میں جبریل امین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو بتایا کہ ﴿إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلاَ كَلْبٌ ::: ہم (فرشتے) اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا ہو ﴾ صحیح بخاری / حدیث 3227 / کتاب الجزیہ / باب 7 ، اور ، / حدیث 5960 / کتاب اللباس / باب 94 ،

اِس حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کی رحمت کے فرشتے ایسی جگہوں پر داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا ہو ، لیکن اللہ کے عذاب کے فرشتے اور ملک الموت وہاں بھی داخل ہوتے ہیں اور اللہ کا عذاب نازل کرتے ہیں ، اور لوگوں کی روحیں قبض کرتے ہیں ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

:::(7)::: گھر میں موسیقی اور گانے کی آوازیں نہ ہونے دینا،

موسیقی اور گانا شیطان کی آوازیں ہیں، جِن گھروں میں، جِن مُقامات پر یہ سنی جاتی ہیں وہاں شیاطین کا آنا اور رہنا آسان ہوتا ہے،

موسیقی اور گانے کے بارے میں تفصیل تو الحمد للہ متعلقہ مضمون میں بیان ہو چکی ہے،

اُس میں سے کچھ یہاں پیش کرتا چلتا ہوں،

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُوراًOوَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراًO إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلاً:::اللہ نے فرمایا، جاؤ اِنسانوں میں سے جو تمہاری تابعداری کرے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو (تم سب کے کیے کا) پورا پورا بدلہ ہے O اِن میں سے جسے بھی تُم اپنی آواز سے بہکا سکو بہکا لو، اور اِن پر اپنے سوار و پیدل سب (ساتھیوں) کے ساتھ چڑھائی کر لو، اور اِنکے مال اور اولاد میں بھی اپنی شراکت بنا لو، اور اُن سے وعدے کر لو، اور شیطان اِنسانوں سے جتنے بھی وعدے کرتا ہے سب کے سب فریب ہوتے ہیںO میرے (سچے اِیمان والے) بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں، اور تیرا رب کارسازی کرنے والا کافی ہے)))) سورت الاِسراء (بنی اِسرائیل 17)/آیات 63تا65،

اِن آیات مُبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے شیطان کی آواز کا ذِکر فرمایا، اِمام القُرطبیّ رحمہُ اللہ نے اپنی معروف تفسیر """ الجامعُ لِاحکام القُرآن """ میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، اور امام مُجاھد (تابعی) رحمہُ اللہ کی بیان کردہ تفسیر لکھی کہ """ شیطان کی آواز، گانا، بانسُری اور آلاتِ موسیقی ہیں """،

اور اِمام الضحاک رحمہُ اللہ نے اِس کی تفسیر کے طور پر فرمایا """ باجوں کی آواز """،

اور اِمام الآلوسی البُغدادی رحمہُ اللہ نے اپنی تفسیر """ روحُ المَعانی """ میں اِمام ابن المنذر رحمہُ اللہ اور اِمام ابن جریر رحمہُ اللہ کے حوالے سے اِمام مُجاھد رحمہُ اللہ کی یہی تفسیر نقل کی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا﴿الجرسُ مِزمارُ الشیطان:::گھنٹی شیطان کی بانسُری ہے﴾مُستدرک الحاکم/حدیث ۱۶۲۹، صحیح ابن حبان/حدیث ۴۷۰۴، سُنن ابو داؤد/حدیث 2558/کتاب الجہاد/باب 51 فِي تَعْلِيقِ الأَجْرَاسِ، اِمام الالبانی رحمہُ اللہ نے صحیح قرار دِیا،

پس واضح ہے کہ موسیقی اور گانا شیطان کی آواز ہیں، اور شیاطین کی موجودگی اور کاروائیوں کے بڑے اسباب میں سے ہیں، لہذا ہمیں اپنی زندگیوں میں اِن دونوں کاموں کو داخل نہیں ہونے دینا چاہیے، موسیقی کے بارے میں معلومات الگ موضوع کی صُورت میں پیش کی جائیں گی، فی الحال اتنا یاد رکھیے کہ موسیقی ہماری اِسلامی شریعت میں حرام ہے، اِسے حلال اور جائز سُمجھانے کے لیے جو کچھ بھی کہا لکھا جاتا ہے اُس کو اِسلامی تعلیمات میں کوئی تائید مُیسر نہیں ہو پاتی،

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق جاننے، ماننے، اپنانے اور اُسی پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے،

والسلام علیکم، طلب گارء دُعاء، آپ کا بھائی، عادِل سُہیل ظفر،

تاریخ کتابت: 14/01/1433 ہجری، بمُطابق، 10/12/2011 عیسوئی،

تاریخ تحدیث و تجدید: 29/04/1438 ہجری، بمُطابق، 27/01/2017 عیسوئی۔